بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیاتم جانتے ہو مفلس کون ہے؟''۔ صحابہؓ نے فرمایا ''ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ کوئی اور سامان''۔ آپؐ نے فرمایا ''میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز' روزہ' اور زکوۃ لے کر آئے۔ اسی کے ساتھ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی' کسی پر تہمت لگائی ہوگی' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کو قتل کیا ہوگا' کسی کو مارا ہوگا۔ ان تمام مظلوموں میں اس کی نیکیاں بانٹ دی جائیں گی۔ پھر اگر اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں اور مظلوموں کے حقوق باقی رہے تو ان کی غلطیاں اس کے حساب میں ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا''۔ (مسلم)

یعنی نیکی صرف کرنی ہی نہیں بلکہ اسے بچانا بھی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ مخلوق خدا کا سچا ہمدرد و خیر خواہ بھی بننا ہے۔ ذیل میں ہم ایک مسلمان پر عائد ہونے والے چند اہم حقوق ذکر کریں گے۔ اس حوالے سے علم میں اضافہ کے لیے کوشاں رہیے۔

چند بنیادی باتیں

- ''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔ (ترمذی)
اسلام کے لفظی معنی ہی سلامتی چاہنا اور پناہ دینا ہیں۔ اب جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے انسان محفوظ اور سلامت نہ رہیں وہ کیسا مسلمان۔
- ''تم دوسروں کی پیروی کرنے والے نہ بنو یوں نہ سوچو کہ لوگ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے اور اگر لوگ ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے۔ نہیں' بلکہ اپنے آپ کو اس بات پر جماؤ کہ لوگ اچھا سلوک کریں تو تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر برا سلوک کریں تو تم ان کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کرو''۔ (ترمذی)
- حقوق کی ادائیگی میں عدل انتہائی ضروری ہے۔ مثلاً والدین کے حقوق ادا کرتے ہوئے بیوی بچوں کے حقوق نظر انداز کرنا درست نہیں اور نہ ہی بیوی اور اولاد کی محبت میں والدین اور بھائی بہنوں کو فراموش کرنا جائز ہے۔ عدل کا مطلب ہر چیز کو اس کے ٹھیک مقام پر رکھنا ہے۔ قرآن میں جہاں ایک سے زائد نکاح کا ذکر ہے۔ وہاں بھی اولین مقصد اگرچہ تیموں کی نگہداشت تھا لیکن کہہ دیا گیا۔
''اگر تمہیں ڈر ہو کہ تم (بیویوں میں) انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی کرو''۔ (النساء۴:۳)
- حقوق غصب کرنے کا معاملہ عموماً کمزور فریق سے کیا جاتا ہے۔ جان لینا چاہیے کہ یہاں آپ کی طاقت اور دوسرے کی کمزوری دونوں بطور آزمائش ہیں۔ حضرت ابو مسعود انصاریؓ کا بیان ہے۔ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی کہ اے ابو مسعودؓ جان لے کہ جتنی قدرت تجھے اس غلام پر حاصل ہے خدا کو اس سے زیادہ قدرت تجھ پر حاصل ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول خدا ﷺ تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ' یہ اللہ تعالیٰ کے لیے آزاد ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو ایسا نہ کرتا تو (جہنم کی) آگ تجھے چھو لیتی۔ (مسلم)
- ''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی کوئی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو صرف بھلائی کے کاموں میں ہے''۔ (بخاری)
- ان حقوق کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ترتیب کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔ جو اپنوں کے حقوق ادا کرنے میں ناکام رہا' اس نے اگر دوسروں کے لیے فیض کے دریا بھی جاری کیے تو اللہ کے نزدیک اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔
- اسلام آدمی کے اندر نفع بخشی کی روح پیدا کرتا ہے۔ مومن دنیا میں دینے والا بن کر رہے نہ کہ لینے والا۔ اگر وہ کبھی فائدہ نہ پہنچا سکے گا تو کوشش کرے گا کہ وہ کسی کیلئے مسئلہ نہ بنے۔
- آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق ایک بلی کو پیاسا رکھنے پر جہنم اور راستے میں باعثِ تکلیف بننے والے درخت کو کاٹنے پر جنت ہے تو انسانوں کو اذیت دینا کس قدر بڑا گناہ ہوگا اور ان کے لیے آسانیاں کرنا کس قدر باعث ثواب۔
- ''جو شخص اپنے وارث کو میراث سے محروم کردے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو

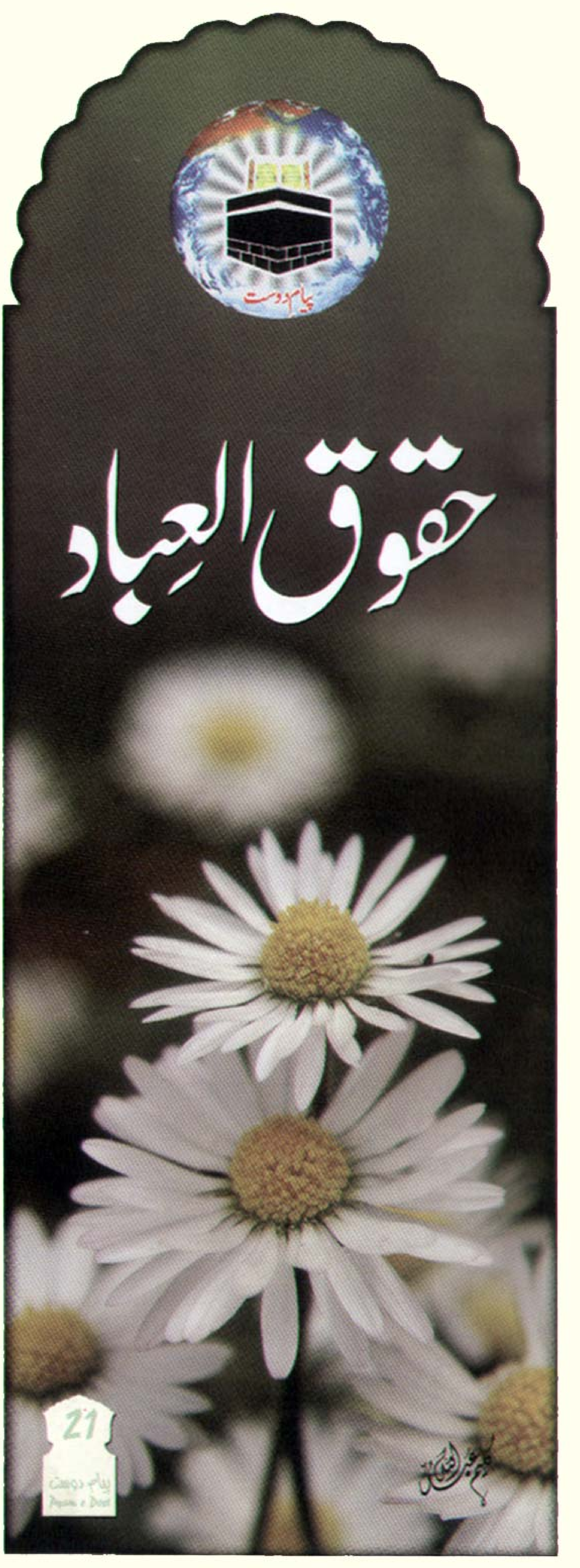

جنت کی میراث سے محروم کردے گا"۔(ابن ماجہ)

۞ عموماً حقوق ادا نہ کرنے کا باعث تکبر ہوتا ہے۔ متکبرین کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:"قیامت کے دن متکبروں کو چیونٹیوں کی مانند انسانوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوگی"۔(ترمذی)

۞ آپ کا اصل مقصود تو اللہ کی رضا ہے۔ وہ آپ کی نیت اور کوشش دیکھ رہا ہے۔ لہٰذا جب آپ سچے دل سے درست عمل کریں گے مگر دوسرا فریق بے وجہ ناراض رہے گا تو ان شاء اللہ اس کی ناراضگی کے باوجود اللہ آپ سے راضی ہو جائے گا۔

والدین کے حقوق

خدا کے بعد بندوں کے حقوق میں سب سے مقدم حق انسان پر اُس کے والدین کا ہے۔

۞ "اور تمہارے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو انہیں اُف تک نہ کہو اور نہ اُن کو جھڑکو اور اُن سے ادب کے ساتھ بات چیت کرو اور اُن کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہو اور ان کے حق میں (ہمیشہ) دعا کرتے رہو کہ اے میرے رب، جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے (اور مجھ پر رحم کرتے رہے ہیں) اسی طرح تُو بھی ان پر رحم فرما۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم (حقیقتاً) سعادت مند ہو (اور تم سے ماں باپ کے حق میں بھولے سے کوتاہی بھی ہو گئی ہو) تو وہ تم کو معاف کر دے گا کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کے لئے بڑا ہی بخشنے والا ہے"۔ (بنی اسرائیل ۱۷: ۲۳.....۲۵)

۞ آپ ﷺ نے فرمایا:"ذلیل و رسوا ہو، ذلیل و رسوا ہو، ذلیل و رسوا ہو! پوچھا گیا کون یا رسول اللہ؟ فرمایا جس نے اپنے والدین کو ان میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور پھر (اُن کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا"۔(مسلم)

۞ پوچھا گیا ماں باپ کے وفات پا جانے کے بعد بھی کیا ان سے نیکی کرنے کی کوئی شکل باقی رہ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا"ہاں اُن کے لیے دعا کرنا اور ان کے لیے بخشش مانگنا، ان کی وصیت یا اقرار کو پورا کرنا، ان کے تعلق سے جو رشتے ہوں ان کا لحاظ رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام و احترام کرنا"۔(ابوداؤد)

۞ والدین سے جائز شکایات ہوں تب بھی یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کافر اور مشرک والدین کے معاملے میں بھی حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔ تاہم اگر والدین کفر و شرک کی طرف بلائیں تو اس معاملے میں ان کی اطاعت جائز نہیں۔(لقمٰن ۳۱:۱۵)

اولاد کے حقوق

۞ ان کی پرورش دین کی تعلیمات کے مطابق اور رزق حلال سے کی جائے۔

۞ "اے مومنو! اپنے آپ کو اور گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ"۔(التحریم ۶۶:۶)

ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنی گھر والوں کو جہنم سے بچانے کی کوشش کرے۔ نیک اولاد والدین کیلئے ان کی زندگی میں آنکھوں کی ٹھنڈک اور موت کے بعد صدقہ جاریہ ہے۔

۞ "کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی تحفہ حسنِ ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا"۔
(ترمذی)

۞ "جس کے ہاں کوئی بچی پیدا ہوئی اور اُس نے جاہلیت کے طریقے پر زندہ دفن نہ کی، نہ اُس کو حقیر جانا اور نہ لڑکوں کو اُس کے مقابلہ میں ترجیح دی تو اللہ ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کرے گا"۔(ابوداؤد)

۞ بچے کو اچھا بنانے کیلئے والدین کا خود ان باتوں پر عمل بہت ضروری ہے۔ بچے کو نہ تو بے جا لاڈ پیار اور نہ بہت سختی کی جائے۔ ان کے دین و دنیا کیلئے کثرت سے دعائیں بھی کی جائیں۔

بیوی کے حقوق

ہجرت کے بعد کا زمانہ ہے۔ سرورِ کائنات ﷺ ایک رات بستر سے آہستہ سے اٹھتے ہیں۔ چادر آہستہ سے اٹھاتے ہیں۔ حجرہ کا دروازہ آہستہ سے کھولتے ہیں اور چپکے سے قبرستان بقیع میں مومنین کے حق میں دعائے مغفرت کرنے تشریف لے جاتے ہیں۔ ام المومنینؓ آپ کی ہر جنبش کے

حقوق العباد

بیان کے لیے"آہستہ" کا لفظ استعمال کرتی ہیں۔ آہستگی کا اہتمام صرف اور صرف اس لیے کہ سوئی ہوئی زوجہ کی راحت میں بلاضرورت خلل نہ پڑے۔ اس معیار کے حسن سلوک والے کو ہی حق پہنچتا تھا کہ اعلان فرما دیں۔

"تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں کیلئے سب سے اچھے ہیں"۔(ترمذی)

یہ نہیں کہ گھر سے باہر دوستوں میں کون کیسا نظر آتا ہے بلکہ یہ کہ گھر کے اندر صبر و تحمل کا ثبوت کون دیتا ہے۔ نرمی سے کون پیش آتا ہے۔ سسرال جیل خانہ اور بیوی باندی نہیں۔ ارشاد ہے:

"بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ"۔(النساء ۴:۱۹)

حکم کسی خاص حالت کا نہیں، جوانی میں بھی، بڑھاپے میں بھی، وہ حسین و جمیل ہو تو اور ظاہری حسن و جمال سے محروم ہو تو بھی، ڈھیروں مال لے کر آئے جب بھی اور خالی ہاتھ آئے جب بھی، عزت رکھتی ہے، شوہر کی آمدنی پر حق رکھتی ہے، حیثیت و مرتبہ رکھتی ہے۔ ارشاد ہے:

"جیسے مرد کے حقوق عورت کے ذمہ ہیں ویسے ہی عورت کے مرد کے ذمہ ہیں"۔(البقرہ ۲:۲۲۸)

تمہیں اگر مال و دولت کی طلب ہے تو وہ بھی اس کی حاجتمند ہے۔ تم اگر اپنی راحت کے بھوکے ہو تو اسے بھی تھکن لاحق ہوتی ہے۔ تمہیں اگر غصہ آتا ہے تو وہ بھی بے حس پیدا نہیں کی گئی ہے۔ تم اگر اپنی عزت کے طالب ہو تو اسے بھی اپنی توہین سے خوشی نہیں ہوتی۔ تم اگر حکومت چاہتے ہو تو وہ بھی غلامی کے لیے پیدا نہیں ہوئی۔ ارشاد ہے:

"اور یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے جوڑے بنائے تاکہ تم باہمی سکون حاصل کر سکو اور تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی پیدا کی"۔(الروم ۳۰:۲۱)

یعنی رشتہ آقا و باندی کا نہیں بلکہ الفت و محبت کا ہے۔ اصل مقصود زندگیوں کو محبت و اخلاص سے شیریں بنا دینا ہے۔ لیکن جہاں ایسی صورتحال نہ ہو، ارشاد ہے:

"اور (دیکھو) بیویوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے گزر بسر کیا کرو اور اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو (بے ضبط اور بے قابو نہ ہو جاؤ) ہو سکتا ہے کہ تم کو ایک چیز ناپسند ہو اور اللہ نے تمہارے لیے اس میں بہت کچھ بہتری رکھ دی ہو"۔(النساء ۴:۱۹)

شوہر کی قوامیت بجا مگر وہ یہ حق کیسے استعمال کرے۔ فرمان رسول ﷺ ہے:

"نصیحت قبول کرو عورتوں کے معاملہ میں نرمی کی"۔(بخاری)

"دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے"۔(مسلم)

"شوہر پر بیوی کا حق یہ ہے کہ (اپنی استطاعت کے مطابق) انہیں اچھے سے اچھا کھلائے اور اچھے سے اچھا پہنائے"۔(ابن ماجہ)

۞ باہمی محبت ہو یا نفرت حدود الٰہی کی پابندی کا اہتمام لازم ہے۔ خدانخواستہ علیحدگی تک نوبت پہنچ جائے تب بھی حکم ہے کہ غصہ اور نفرت کے جوش میں اللہ کے مقرر کیے ہوئے حدود نہ بھولو۔ سورہ طلاق کی پہلی آیت میں فرمایا۔

"اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کریں گے تو انہوں نے اپنی ہی جان پر ظلم ڈھایا"۔

۞ حق مہر اصلاً اس بات کا علامتی اظہار ہے کہ شوہر اپنی بیوی کی تمام معاشی ذمہ داریاں اٹھائے گا۔ یہ اپنی حیثیت کے مطابق مقرر کرنا چاہیے۔ قرآن کے مطابق یہ ڈھیروں مال بھی ہو سکتا ہے۔ یہ عورت کا حق ہے اور اس کو پہلی فرصت میں ادا کرنا چاہیے۔

شوہر کے حقوق

۞ گھر کی چھوٹی سی ریاست میں بیوی کو شوہر کے ساتھ موافقت اور فرمانبرداری کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ شوہر کے رازوں اور اس کی عزت کی حفاظت کرنی چاہیے۔(النساء ۴:۳۴)

۞ "انسان کا بہترین خزانہ وہ نیک عورت ہے کہ جب شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے اور جب شوہر اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور شوہر کی غیر موجودگی میں وہ اپنے نفس (عزت) اور گھر بار کی حفاظت کرے"۔(ابوداؤد)

۞ بیوی اپنے وسائل اور شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی زیب و زینت کا دھیان رکھے۔ شوہر کی کمائی کو خرچ کرتے ہوئے اس کی مرضی کا دھیان رکھے۔ شکر گزاری کا رویہ ہو۔

۞ "جس عورت نے اس حال میں وفات پائی کہ اس کا شوہر اُس سے راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی"۔(ترمذی)

رشتہ داروں کے حقوق

رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔ایک شخص نے دریافت کیا:
"انسانوں میں (میرے) حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے۔آپؐ نے تین دفعہ فرمایا' تیری ماں' پھر فرمایا تیرا باپ، پھر درجہ بدرجہ جو تیرے قریبی لوگ ہوں"۔(مسلم)
یعنی آدمی کے اولین حقدار اس کے والدین، اس کے بیوی بچے اور اس کے بھائی بہن ہیں۔پھر وہ جوان کے بعد قریب تر ہوں، پھر وہ جوان کے بعد قریب تر ہوں۔

- "صلہ رحمی رحمان کی ایک شاخ ہے۔پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تجھے جوڑے گا، میں اس سے جڑوں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اس سے کٹ جاؤں گا"۔(بخاری)
- "قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو سکے گا"۔(ترمذی)
- "مسکین کو صدقہ دینا تو صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینے میں (ثواب کی) دو باتیں ہیں۔صدقہ اور صلہ رحمی"۔(ترمذی)
- "جس کو یہ پسند ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو اسے چاہیے کہ رشتے داروں سے حسن سلوک کرے"۔(بخاری)
- "جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ ان سے حسنِ سلوک کرے اور ان کے معاملے میں خدا سے ڈرے تو اس کیلئے جنت ہے"۔(ترمذی)
- "پس رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین و مسافر کو (اس کا حق)۔"(الروم ۳۰:۳۸)
یعنی یہ خیرات نہیں اس کا حق ہے جو تجھے دینا چاہیے' یہ اس پر تیرا کوئی احسان نہیں ہے۔
- رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات درست رکھنے کے لیے بڑے حوصلے، صبر اور درگزر کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر کبھی کوئی رنجش ہو جائے تو یہ فیصلہ کرلیا جائے کہ زیادتی کی ابتدا جس نے بھی کی ہو۔بس ہم نے خدا اور خدا کے رسول کے احکام پر عمل کرنا ہے۔اگر بدسلوکی کا آغاز ہم نے کیا ہے تو پھر یہ اور بھی زیادہ ضروری بات ہے کہ صلح کی کوشش بھی ہم ہی کریں اور اگر بدسلوکی دوسری طرف سے شروع ہوئی ہے تو پھر ہمارے لیے یہ زیادہ فضیلت کی بات ہے کہ ہم بے گناہ ہونے کے باوجود حالات کو درست کرنے کے لیے پہل کریں۔
حضورؐ نے فرمایا: تین راتوں سے زیادہ کسی مسلمان کا دوسرے مسلمان سے ناراض رہنا جائز نہیں اور جو (رنجش دُور کرنے کے لیے) پہلے سلام کرے وہ بہتر آدمی ہوتا ہے"۔(بخاری)
- کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ، میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے حسنِ سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں۔میں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا سلوک کرتے ہیں۔اس پر رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر تُو ایسا ہی ہے جیسا کہ تُو نے کہا تو گویا تُو انہیں گرم راکھ کھلا رہا ہے اور جب تک تُو اس حالت پر قائم رہے گا خدا کی طرف سے ان کے خلاف ایک مددگار تیرے ساتھ رہے گا"۔(مسلم)

جسے یہ عزت اور طاقت مل جائے کہ خدا کی طرف سے ایک مددگار اس کے ساتھ رہے اسے اور کس شے کی ضرورت رہ جاتی ہے۔

پڑوسیوں کے حقوق

پڑوسی گھر کے قریب ہونے کے باعث دوسروں کی نسبت بہتر طور پر دکھ سکھ کا ساتھی بن سکتا ہے۔ایسے ہی اسے ستانے کے مواقع بھی نسبتاً زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔جو شخص پڑوسی ہونے کے علاوہ مسلمان بھی ہو اور رشتے دار بھی' اس کے حقوق سب سے زیادہ ہیں۔جو پڑوسی مسلمان ہو اس کے حقوق پہلے سے کم ہوں گے مگر غیر مسلم پڑوسی سے زیادہ ہوں گے اور جو پڑوسی غیر مسلم ہوگا اسے بھی حق ہمسائیگی ضرور حاصل ہوگا۔اسی طرح جس پڑوسی کا دروازہ زیادہ قریب ہے وہ حسنِ سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔

- "جبرئیلؑ مجھے پڑوسی (کے حقوق) کے بارے میں برابر وصیت کرتے رہے۔یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث (بھی) بنا دیں گے"۔(بخاری)
- "خدا کی قسم وہ مومن نہیں' خدا کی قسم وہ مومن نہیں' خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔جس کا ہمسایہ اس کی ضرر رسانیوں سے مامون نہ ہو"۔(بخاری)

- "مومن وہ نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور اس کے پہلو میں بسنے والا اس کا ہمسایہ بھوکا سوتا ہو"۔(بیہقی)
- اسلام نے تو کچھ دیر کے ساتھی مثلاً ہم سفر' ہم مجلس' دوکان سے خریدتے ہوئے دوسرا خریدار' ان سب سے حتی الامکان حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔(النساء۴:۳۶)

اسلامی برادری کے حقوق

- "مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں: جب تُو اسے ملے تو اُسے سلام کر' جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر' جب وہ تجھ سے خیر خواہی کا طالب ہو تو اُس کی خیر خواہی کر' جب وہ چھینکے اور الحمدللہ کہے تو اسے یرحمک اللہ کہہ (جس کا مطلب ہے کہ خدا تم پر رحم فرمائے)' جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا"۔(مسلم)
- "اپنے آپ کو بدگمانیوں سے بچاؤ اس لیے کہ بدگمانی کے ساتھ جو بات کی جائے گی وہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوگی۔اور دوسرے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے مت پھرو اور نہ ٹوہ میں لگو اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کی کاٹ میں لگو اور اللہ کے بندے بنو' آپس میں بھائی بھائی بن کر زندگی گزارو"۔(متفق علیہ)
- "جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔(ترمذی)
- "جس نے (جھوٹی) قسم سے کسی مسلمان کا حق اڑا لیا' اللہ اس پر جنت حرام کردے گا اور اس کے لیے دوزخ واجب کردے گا"۔صحابہؓ نے عرض کیا چاہے وہ حق تھوڑا سا ہی ہو۔آپؐ نے فرمایا چاہے وہ پیلو (درخت) کی ایک شاخ ہو۔آپؐ نے اس بات کو تین دفعہ فرمایا"۔(موطا)

بیوہ اور یتیم کے حقوق

بیوہ کے بارے میں پسند یہی کیا گیا ہے کہ وہ دوبارہ نکاح کر کے پھر اسی عزت و آبرو اور آسائش و حفاظت کی زندگی میں داخل ہو جائے جس سے وہ خاوند کی وفات کے باعث محروم ہو گئی تھی۔البتہ اگر وہ اپنے بچوں کی خیر خواہی کی خاطر یا کسی اور وجہ سے شادی نہ کرے اور پاکیزہ زندگی گزارے تو یہ بھی جائز ہے۔نیز اسے عدت کے بعد شرعی حدود کے اندر اچھا کھانے' پہننے اور خوش و خرم رہنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔

- "بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اس آدمی کی مانند ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو یا جو رات بھر کھڑا اعبادت کرتا ہو اور دن بھر روزہ رکھتا ہو"۔(بخاری)
- "جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے"۔(النساء۴:۱۰)
- "میں اور یتیم کی کفالت و سرپرستی کرنے والا (آپ ﷺ نے اپنی دو مبارک انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے"۔(بخاری)

محتاج' مسکین' مفلس' مجبور' مصیبت زدہ کے حقوق

- کبھی سڑک پہ گھسٹ کر بھیک مانگتے ہوئے فقیر یا کسی دوسرے محتاج کو دیکھ کر تصور کریں کہ یہ دراصل میں تھا۔پھر مجھے اللہ نے اس حالت سے نجات دے دی۔اب وہ مجھے آزما رہا ہے کہ میں محتاجوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتا ہوں۔
- "جس شخص نے کسی مومن کی دنیوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیوں میں سے کوئی سختی دور فرمائے گا اور جس نے کسی تنگ دست پر آسانی کی' حق تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی عیب پوشی کرے گا اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی امداد میں لگا رہتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی امداد فرماتا رہتا ہے"۔(مسلم)
- "جنت کا بادشاہ وہ شخص (ہوگا) جو کمزور ہے' لوگ اسے کمزور سمجھتے ہیں' وہ دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہے' کوئی اس کی پروا نہیں کرتا (مگر اللہ کی نگاہوں میں اس کا وہ رتبہ ہے کہ) اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھالے تو خدا اسے سچا کر دیتا ہے"۔(ابن ماجہ)

اس سے پتہ چلا کہ جو لوگ غریب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں وہ درحقیقت کتنی کوتاہ بینی کا ثبوت دیتے ہیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ اس زندگی میں اگر کسی کے متعلق یہ پتہ چل جائے کہ اب یہ بڑا

آدمی بننے والا ہے' تو لوگ پہلے ہی اُس کی خوشامد شروع کر دیتے ہیں تا کہ جب اسے بڑائی حاصل ہو تو وہ انہیں فائدہ پہنچائے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جن نیکوکار مفلسوں نے کل خدا کے ہاں بہت بڑا آدمی بن جانا ہے' انہیں اس قابل ہی نہیں سمجھا جاتا۔ آپ کو کیا معلوم کہ یہ غریب آدمی جو اس وقت عاجزی کی تصویر نظر آ رہا ہے' کل خدا تعالیٰ کے ہاں کتنا بڑا بادشاہ ہوگا! اس وقت شاید آپ کے دل میں یہ حسرت پیدا ہو کہ کاش اس بادشاہ سے ہمارا کوئی تعلق ہوتا جو آج ہمارے لیے باعثِ عزت بنتا۔ تو پھر آپ ابھی سے اس کے ساتھ عزت' محبت اور ہمدردی کا تعلق کیوں نہیں قائم کر لیتے؟

❂ "تمہارا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا تمہارے لیے صدقہ ہے اور تمہارا نیکی کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا (بھی) صدقہ ہے اور تمہارا کسی شخص کو ایسی سرزمین میں راستہ بتانا جہاں لوگ راستہ بھول جاتے ہوں' تمہارے لیے صدقہ ہے اور تمہارا کسی ایسے شخص کی مدد کرنا جس کی بصارت خراب ہو تمہارے لیے صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے پتھر' کانٹا اور ہڈی (وغیرہ) ہٹا دینا تمہارے لیے صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا (بھی) تمہارے لیے صدقہ ہے"۔ (ترمذی)

غرض اپنے امکان کی حد تک محروم اور مصیبت زدہ لوگوں کی دنیوی مدد کرنے سے آپ اپنے آپ کو ان شاء اللہ دنیوی اور اخروی دونوں تکالیف سے بچا لیں گے۔

حکمران اور رعایا کے حقوق

❂ "جس بندے کو اللہ لوگوں کا محافظ اور نگران بنائے اور وہ ان کی خیرخواہی کے ساتھ نگرانی اور حفاظت نہ کرے' وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا"۔ (متفق علیہ)

❂ "مسلمان پر واجب ہے کہ (حاکم کی) اطاعت کرے' اس بات میں بھی جو اسے پسند ہو اور اس میں بھی جو اسے ناپسند ہو' بشرطیکہ اسے کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے"۔ (بخاری)

بیمار کے حقوق

❂ "جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے باغ میں عمدہ پھل اکٹھے کرتا ہے جب تک کہ وہ لوٹ نہ آئے"۔ (مسلم)

قرضدار اور قرض خواہ کے حقوق

❂ قرض کا معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا مدت سمیت لکھ لینا چاہیے تا کہ بعد میں مسائل سے بچا جا سکے۔ (البقرہ ۲:۲۸۲)

❂ "شہید کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے"۔ (مسلم)

❂ "جس نے کسی تنگدست (قرضدار) کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ دے گا"۔ (مسلم)

غلام اور خادم کے حقوق

❂ "اپنے غلاموں اور کنیزوں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔ (مشکوٰۃ)

مزدور کے حقوق

❂ "مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اُسے اُس کی مزدوری دے دو"۔ (ابن ماجہ)

❂ "قیامت کے دن میں اس کا دشمن ہوں گا جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا، پھر اُس سے کام تو پورا لیا مگر اُس کو اُس کی مزدوری نہ دی"۔ (ابن ماجہ)

ذمی کے حقوق

اسلامی ریاست میں رہنے والے غیر مسلم "ذمی" کہلاتے ہیں کیوں کہ اسلامی حکومت نے ان کی جان' مال اور عزت کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوتا ہے۔ انہیں اس بات کا بھی پورا حق حاصل ہے کہ وہ جس مذہب کو سچا سمجھتے ہیں' اس پر قائم رہیں۔

❂ "جس نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے آ رہی ہوگی"۔ (نسائی)

❂ "آگاہ رہو کہ جس شخص نے کسی ذمی پر ظلم کیا یا اس کے حق میں کوئی کمی کی یا اس کی طاقت سے بڑھ کر اسے تکلیف دی یا اس کی خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو میں قیامت کے دن (اس ذمی کا حامی بن کر اس ظلم و زیادتی کرنے والے کے ساتھ بحث کروں گا اور اس) بحث میں اُس پر غالب آؤں گا"۔ (ابوداؤد)

انسانی برادری کے حقوق

اسلامی احکام کی رو سے کسی کا صرف انسان ہونا ہی اس بات کے لیے کافی ہے کہ اس سے ہمدردی کی جائے' اس کے ساتھ حسنِ سلوک روا رکھا جائے اور اس کی جان' مال اور آبرو کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا جائے۔ بنی نوع انسان سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور اس لحاظ سے ایک دوسرے کے بہن بھائی ہیں۔ لہٰذا انہیں ایک دوسرے کا خیرخواہ ہونا چاہیے۔

"مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ پس اسے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی عیال سے حسنِ سلوک کرے"۔ (بیہقی)

آپ ﷺ اور صحابہ ؓ کا طرزِ عمل

❂ آپ ﷺ کی تو سیرت کا ورق ورق ہر ایک سے حسنِ سلوک کے واقعات سے پُر ہے۔

❂ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کیا میرے کچھ غلام ہیں' وہ مجھ سے جھوٹ بولتے' خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں تو ان کے سبب میرا کیا حال ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جو کچھ تمہارے ساتھ خیانت کرتے' جھوٹ بولتے اور نافرمانی کرتے ہیں' اس کا (بھی) حساب ہوگا اور تم انہیں جو سزا دیتے ہو (اس کا بھی ہوگا' پھر) اگر وہ سزا جو تم انہیں دیتے ہو' ان کے گناہوں کے برابر ہی ہوئی تو حساب بے باق ہو جائے گا' نہ تمہیں ثواب ملے گا نہ عذاب۔ اور اگر وہ سزا جو تم انہیں دیتے ہو ان کے گناہوں سے کم ہوئی تو ان کے گناہ تمہاری سزا سے جتنے زیادہ ہوں گے (ان کے حساب سے) تمہیں اتنا ثواب مل جائے گا اور اگر وہ سزا جو تم انہیں دیتے ہو ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو جتنی تمہاری سزا زیادہ ہوگی انہیں تم سے (اتنا) قصاص دلایا جائے گا۔ وہ شخص ایک گوشے میں چلا گیا اور رونے چلانے لگا۔ پھر وہ شخص کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم' میں اپنے لیے اور ان کے لیے اس سے بہتر کچھ نہیں پاتا کہ ان سے جدائی اختیار کر لوں۔ میں آپ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب کے سب آزاد ہیں"۔ (ترمذی)

❂ ایک دن صحابی رسول حضرت ابوالیسرؓ کو دیکھا گیا کہ وہ خود اور ان کا غلام دونوں ایک جیسے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ پوچھا گیا تو آپ ﷺ کا فرمان سنایا:

"ان (غلاموں) کو وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو"۔

پھر کہنے لگے کہ میں اس غلام کو دنیا کا ساز و سامان دے دوں تو یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ قیامت کے دن یہ میری نیکیاں لے لے۔ (مسلم)

آخری بات

"تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔ (بخاری)

وہ کون سا انسان ہے جسے اس بات کی خواہش نہ ہو کہ اسے امن' عافیت' عزت' خوشحالی' نیک نامی' جسم کا آرام اور دل کا سکون حاصل رہے' جو اس بات کا متمنی نہ ہو کہ وہ ہر قسم کی دنیوی اور اخروی تکالیف سے محفوظ رہے اور موت سے پہلے اور موت کے بعد ہر ہر مرحلے میں اسے فوز و فلاح ہی نصیب ہو۔ بس جو انسان اپنے مسلمان بہن بھائیوں کے لیے بھی تمنائیں رکھتا ہو جو وہ اپنے لیے رکھتا ہے' وہی مومن ہے! ۔۔۔ کسی شخص کا صرف مسلمان ہونا اس بات کے لیے کافی ہے کہ آپ کو اس سے قلبی محبت ہو' آپ دل سے اس کی عزت کریں' ہمیشہ اس کی خیرخواہی کا دم بھریں' آپ کی زبان اور ہاتھ سے اسے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے' وہ ہر دکھ اور تکلیف کے وقت آپ کی امداد پر بھروسہ کر سکے' اگر اس کے اور کسی دوسرے مسلمان کے درمیان کوئی رنجش یا دشمنی پیدا ہو جائے تو آپ امکان بھر کوشش کریں کہ ان کے باہمی تعلقات درست ہو جائیں اور اگر وہ کسی گناہ کی راہ پر چل پڑے تو آپ اسے راہِ راست پر لانے کے لیے ہر ممکن سعی کر گزریں۔ کیوں کہ جس سے انسان کو واقعی محبت ہوتی ہے اس کے بارے میں اسے یہ گوارا نہیں ہوتا کہ وہ دنیوی یا اخروی کسی طرح کے بھی عذاب کا مستحق ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں درست شعور اور عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

www.ircpk.com